www.emarsiya.com

مرثیہ در حال سید الشہداء امام حسین علیہ السلام

از: عفیف سراج

1
اے خامہ تازہ کاریِ فرہنگ پھر دکھا
جاہ و جلالِ حرف کا اورنگ پھر دکھا
باغِ سخن کو ایک نیا رنگ پھر دکھا
موجز نماں بیان کا آہنگ پھر دکھا
ذکر حسین ہے تو سما و سمک ملا
لذت زبان کو ملے ایسا نمک ملا
2
گلبن لکھوں تو ذہن پہ چھائے چمن کی بو
قلزم لکھوں تو موج تڑپ جائے جو بہ جو
ہو حرف حرف تازہ بیانی کی آبرو
ہر خط مثالِ پیکرِ رنگیں ہو رو بہ رو
خط، نقطہ رنگ سب کے سب اہداف لے کے چل
اے خامہ موقلم کے سب اوصاف لے کے چل
3
یوں لکھ کہ عجز بھی رہے اعجاز بھی رہے
تحریر میں کمالِ تگ و تاز بھی رہے
بندش میں سوزِ دل بھی رہے ساز بھی رہے
مطلع فقط نیا نہ ہو ممتاز بھی رہے
موجِ بیاں میں نکہت اظہر حسینؔ1 ہو
چوتھی بہار کا بھی وہی زیب و زین ہو
4
نقشہ وہ ہو کہ جس پہ رہے اجتبیؔ2 کو ناز
کھولے جو ممکنات کے سربستہ چند راز
شبیرؔ3 کی دعائوں کا جس میں ملے گداز
مہدیؔ4 کے رنگ میں ہو حقیقت سرِ مجاز
کچھ فلسفوں کا سلجھا ہوا پیچ و خم بھی ہو
اظہرؔ5 نژاد لفظ و معانی کا رم بھی ہو
5
مقصود ہے فسانہ آدم کا تذکرہ
تبدیلی و ترقیِ پیہم کا تذکرہ
یعنی کہ ہے فسانۂ محکم کا تذکرہ
گویا ہے رمزِ دہر کے محرم کا تذکرہ
ابھریں رموزِ کہنہ دگر سر نوشت میں
ہو در گزر کہ فکرِ ادق ہے سرشت میں
6
پروردگار تیری عنایت ترا کرم
آنکھیں ہیں تیرے فیضِ مکرر سے جام جم
تیری عطا سے فکر و بیاں ہو گئے بہم
میری بساط کیا تھی کہ اٹھتا مرا قلم
بے مائیگی کو تونے گہربار کر دیا

www.emarsiya.com

سائل کو تیرے فیض نے زردار کر دیا
7
تو نے زبان دی ہے تو کیسے رہیں عجم
ہے اہل تذکرہ پہ یقیناً ترا کرم
مابینِ حرف و صوت دئے لوح اور قلم
تاکہ فسانہ درک کا کرتے رہیں رقم
دل کو تڑپ نگاہ کو بینائی کی عطا
ہر موقلم کے ریشے کو رعنائی کی عطا
8
ہے یہ دعا کہ ذہن کو فکر رسا ملے
تاثیر کو زباں ملے حرف دعا ملے
ہم کو ہدایتوں کا تری سلسلہ ملے
تاکہ جبین شوق کو تیرا پتہ ملے
رفتار ہے قلم کو ترے ہی سرور میں
خامہ ہے سجدہ ریزِ اطاعت حضور میں
9
ہاں اے قلم ترے لئے کیا جاہ کیا حشم
تجھ کو ہے تذکرے کے لئے سلسلہ بہم
ہو کیوں نہ پھر حکایت حق آشنا رقم
جاگیر میں ہے تیری فقط خامۂ دو دم
پھر تیرے خط میں تیزیِ شمشیر کیوں نہ ہو
ہاں شعلہ بار پھر تری تحریر کیوں نہ ہو
10
تجھ کو خدا کے فضل سے لطفِ بیاں ملا
سینے کو تیرے شعلۂ ارضِ تپاں ملا
نظروں کو تیری جلوۂ دورِ جہاں ملا
یعنی کہ ذکر کے لئے سارا جہاں ملا
عرشِ بریں سے مہرِ ہدایت کی ضو ملی
عرضِ بیاں کے واسطے قلزم کی رو ملی
11
شکرِ خدا یہ ہے کہ مشیت کا لکھ پیام
فہرست میں ہو عبد کی تیرا بھی ایک نام
اپنے لہو سے کر دے عطا فکر کو دوام
خونِ گلو سے کاٹ کے رکھ برشِ حسام
جوہر زباں کا لے شہہ عالی مقام سے
لے حوصلہ حسین علیہ السلام سے
12
آلودگی میں نفس کی حرمت کا حوصلہ
دشوار رہ گزارِ صداقت کا حوصلہ
راہ خدا میں شوقِ شہادت کا حوصلہ
شرمندۂ خطا سے سخاوت کا حوصلہ
ظلمت کدے میں مشعلِ ایمان لے کے چل
اپنی نجات کے لئے سامان لے کے چل
13

www.emarsiya.com

ہر دور میں نجات کا ساماں حسین ہیں
ہر درد مند سینے کے درماں حسین ہیں
لوح ازل پہ آیۃ یزداں حسین ہیں
یعنی زمیں پہ بولتا قرآں حسین ہیں
کوہ و شجر حجر ہو کہ دریا حسین کا
ہے کربلا کے بعد زمانہ حسین کا

14
لب پر یہ کس جناب کا آیا ہے تذکرہ
اے خامہ بارگاہ میں رک تھم کے چل ذرا
نکہت ہے یاں رسول کی سایہ بتول کا
رہ با ادب کہ آیۃِ تطہیر کی ہے جا
صف بستہ ہو گئے ہیں ملک احترام میں
خوشبو علی کی آنے لگی ہے کلام میں

15
پوشیدہ اس کلام میں مدحت نبی کی ہے
حق ہے کہ اس سخن پہ عنایت نبی کی ہے
خامہ ہے رو میں بس کہ ہدایت نبی کی ہے
یعنی عیاں حسین سے الفت نبی کی ہے
محبوبِ کبریا کی عطا سے کلام ہے
میرا سخن جو اہل سخن کا امام ہے

16
اس نے سخن دیا ہے جو محبوبِ کردگار
صدقے میں جس کے چرخِ کہن بھی ہے زرنگار
جس کے سوا نہیں کوئی براق کا سوار
الفت میں جس کی قلبِ مشیت کو ہے قرار
نورِ خدا کے بعد سے جس کا وجود ہے
شاہد ہوا ہے جس کا خدا وہ شہود ہے

17
جس کے قدم سے دشتِ بلاخیز ہو چمن
ہو جس کے دم سے عرشِ معلیٰ کی انجمن
باطن بھی نور، نور ہو ظاہر کا پیرہن
پرتو زمین کو نہ ملے جس کا وہ بدن
اس ذاتِ زی حشم کا قرینا حسین ہے
وہ سیلِ بیکراں ہے سفینہ حسین ہے

18
ضامن ہے جس کی آیۃ تطہیر وہ حسین
قرآنِ پاک جس کی ہے تفسیر وہ حسین
جو ہے خدا کے نام کی تنویر وہ حسین
خوابِ خلیل کی ہے جو تعبیر وہ حسین
روشن مثالِ آیۃِ ربِ جلیل ہے
کوثر ہے جس کا جس کے لئے سلسبیل ہے

19
ہاں وہ حسین جس کی نبوت ہے خود دلیل
قبضے میں جس کے کوثر و تسنیم و سلسبیل

www.emarsiya.com

سائل کی طرح آتے ہوں جس در پہ جبرئیل
ہے جس کے دم سے حرمت انسان کی سبیل
حریتِ نفوس ہی جس کا پیام ہے
فیضان جس کے در کا زمانے میں عام ہے
20
شایانِ شان لفظ کہاں سے بہم کروں
بہتر یہی ہے سورۂ یوسف کو دم کروں
نظروں کو فرش راہ کروں سر کو خم کروں
تب ذکرِ یوسفِ شہِ مرداں رقم کروں
لہجے کی بھیک مانگ لوں باب المراد سے
تحریر لے لوں ساقیِ کوثر کی داد سے
21
جب دین حق پہ سخت ہوا روز و شب کا دور
سر اپنا جب اٹھانے لگا غن میں ظلم و جور
حکمت چھٹی تو جہل کا بڑھنے لگا جو طور
جب اہل شر کا ظلم بڑھا صابروں پہ اور
اک پیکرِ ہدایتِ انساں کھڑا ہوا
تب حامل شرافت مرَداں کھڑا ہوا
22
مقصد یہ تھا کہ دین کا مطلب بتایا جائے
انساں کو راہ عقل و بصیرت پہ لایا جائے
تا روزِ حشر خواب سے عالم جگایا جائے
یعنی کہ ایک درد کا طوفاں اٹھایا جائے
ایسا ہو غم کہ جسکی حلاوت شدید ہو
لرزے میں ہر زمانے کا جس سے یزید ہو
23
کیا ہے تقاضۂ بشریت بشر ہے کیا
یہ دہر کچھ فریب ہے کچھ معتبر ہے کیا
راحت ہے کس کا نام رہِ پر خطر ہے کیا
انساں کی ارتقاء کا مسلسل سفر ہے کیا
کس واسطے یہ چرخِ کہن ہے زمین ہے
کس امر کے حصول کی خاطر یہ دین ہے
24
انسان راہ کو کہیں منزل سمجھ نہ جائے
اس راہ میں فریبِ عقائد کہیں نہ کھائے
بت گر مزاج ہے تو نئے بت نہ پھر بنائے
المختصر حیات مسلسل عروج پائے
دروازۂ ہدایت انسان وا رہے
آنکھوں پہ سب مجاز و حقیقت کھُلا رہے
25
فکر حسین یہ تو نہ تھی ہم فریب کھائیں
اوہام سے فسردہ عقائد سے دل لگائیں
بے سود فلسفوں کا گراں بار اٹھائے جائیں
راہِ یقیں کو خوفِ حوادث میں چھوڑ آئیں

www.emarsiya.com

یعنی کوئی دلیل کا ساماں نہیں کریں
ایماں کو ہم عمل کا نگہباں نہیں کریں

26
ایماں مشاہدے کے نتیجے کا نام ہے
اوہام میں  یقین کے چہرے کا نام ہے
ایمان پر شکوہ سویرے کا نام ہے
ایمان راہِ جہد پہ چلنے کا نام ہے
تشکیک پہلا باب ہے ایماں کی فصل میں
باقی ہے سب مجاز جو لگتا ہے اصل میں

27
جو لوگ جانتے تھے کہ حق کیا ہے کیا مجاز
جن کے لئے تھا ہیچ زمیں کا یہ سوز و ساز
انِ کے ہی دم سے تھا مہ ایمان کو فراز
سمٹے وہ گردِ سرورِ ذیشاں سرِ حجاز
باندھے سروں سے اپنے کفن جھومتے ہوئے
اٹھے وہ شاہِ دیں کے قدم چومتے ہوئے

28
کوفہ میں شاہ دیں سے ہدایت طلب ہوئی
امداد حق مدینے سے رخصت سبب ہوئی
اہل یقیں سے کفر کی بیعت طلب ہوئی
شمس الضحی کی اوج پہ تب تاب و تب ہوئی
نم دیدہ ہو کے اٹھ گئے قبرِ بتول سے
رخصت شہِ امم ہوئے شہرِ رسول سے

29
طفل و جواں کو لے کے چلے شاہ انس و جاں
تھا قبر فاطمہ کا بھی منظر دھواں دھواں
شبنم تھی اشک بار، تھے غنچے بھی نیم جاں
لرزا تھا آسمان کو اٹھتی تھی وہ فغاں
امسال بالیاں نہیں آئی تھیں کشت میں
حوریں بھی خاک اڑانے لگی تھیں بہشت میں

30
مقصد تھا امن، کر کے بڑھے حج کو مختصر
کعبے پہ شاہ والا نے حسرت سے کی نظر
کہنے لگے کہ خلد کی جانب ہے یہ سفر
کرب و بلا میں جا کے رکے گی یہ رہ گزر
پروانۂ قضا میں سبھی نام آئیں گے
اصغر بھی دین حق کے لئے کام آئیں گے

31
ایکسٹھ تھا سن تھی ماہ محرم کی دوسری
کرب و بلا کے دشت میں ایسی ہوا چلی
اٹھ اٹھ کے خاک شہ کے قدم چومنے لگی
ماحول پر عجیب سی چھائی تھی بیکلی
صحرا میں شاہ دین کا رہوار رک گیا
نقش قدم پہ کوکب افلاک جھک گیا

www.emarsiya.com

32
حضرت نے یہ سوال کیا کون سی ہے جا
بولا کوئی زمین ہے یہ دشت نینوا
پوچھا کہ اور کوئی اگر نام ہو بتا
بولا کہ اسکا نام ہے صحرائے کربلا
سن کر یہ بولے شاہ اسی جا رکیں گے ہم
باقی جو دن بچے ہیں یہیں پر جئیں گے ہم
33
پرتو سے شاہ دین کے دریا ہوا نہال
موجیں تڑپ اٹھیں جو پڑا ہاشمی جمال
بڑھ کر ہوائے سرد نے بچوں کے چومے گال
شہزادوں کے سنوار رہی تھی صبا بھی بال
پڑھ کر اڑے درود شہہ خوش خصال پر
سایہ کیا طیور نے زہرا کے لال پر
34
عباسِ نامدار نے ساحل پہ کی نگاہ
پھر عرض کی حضور میں یا شاہِ دیں پناہ
فرمائیں آپ گر لبِ دریا ہو خیمہ گاہ
کچھ سوچ کر یہ کہنے لگے دو جہاں کے شاہ
حق تو یہ ہے کہ دشتِ بلا کو بسائیں گے
حکمت ہے یہ کہ خیمہ یہیں پر لگائیں گے
35
اصحابِ شاہِ دیں کو جو ٹھنڈی ہوا ملی
ہوتی تھی ناصروں کی طبیعت کھلی کھلی
فرحت ملی جو بادِ سمک تیز تر چلی
تسکینِ روح پیکرِ خاکی سے آ ملی
اصحابِ شاہ بند کمر کھولنے لگے
بلبل کے نغمے کانوں میں رس گھولنے لگے
36
برپا جو ہو چکے لب دریا سبھی خیام
آئے بہن سے ملنے کو مولائے خاص و عام
بنت علی سے آپ نے کچھ یوں کیا کلام
جیسے کہ آسماں سے ملا ہو کوئی پیام
اہلِ بنی اسد سے یہ تحریر لیتے ہیں
اکبر کے نام بولے یہ جاگیر لیتے ہیں
37
تھے محو گفتگو ابھی ہمشیرہ سے امام
یوں غل مچا کہ ہونے کو ہے نہر پر قیام
گھیرے ہوئے تھے خیمۂ اقدس کو اہل شام
نکلی ہوئی تھی حضرتِ عباس کی حسام
لرزے میں جسم و جان تھے غازی کی ہونک سے
لاکھوں کو روک رکھا تھا نیزے کی نوک سے
38
عباسِ نامدار کو دیکھا حسین نے

www.emarsiya.com

فوجوں پہ کی نظر دلِ زہرا کے چین نے
دیکھا پھر آسماں کو شہِ مشرقین نے
پھر نجف کی سمت نظر قبلتین نے
فرمایا اہلِ جور کی ہم پر چڑھائی ہے
شیرِ خدا مدد ہو ہماری دہائی ہے

39
بپھرا ہوا ہے شیر نیستان یا علی
شر کر رہے ہیں آج مسلمان یا علی
کرتے ہیں گمرہی کا یہ سامان یا علی
عباس کو ہے جنگ کا ارمان یا علی
پھر بولے شاہ زینب علیا مقام سے
روکو علی کے لال کو ضربِ حسام سے

40
زینب نے دی صدا مرے عباس پاس آئو
رنگ آفتاب کا نہ ابھی غیظ میں اُڑائو
اے بازوئے حسین جدل میں نہ پیش آئو
حکم خدا سے صبر کے جوہر ابھی دکھائو
حق کی رضا سے دشتِ بلا میں بسیں گے ہم
ہرگز قتال میں نہیں سبقت کریں گے ہم

41
سن کر سخن یہ زینب عالی مقام سے
نکلا یہ کہہ کے شیرِ دلاور خیام سے
منہ پھیرتا ہوں لیجے اسی دم حسام سے
راضی ہوں شاہِ والا کے ہر اہتمام سے
آقا کی تشنگی کا جری کو خیال تھا
ورنہ نہ کوئی رنج نہ دل کو ملال تھا

42
دریا سے ہٹ کے دشت میں شہ خیمہ زن ہوئے
راضی خدا سے سب سر رنج و محن ہوئے
دشت تپاں پہ صرف سبھی گل بدن ہوئے
رنجور اہل کوفہ سے شاہِ زمن ہوئے
تاریخ ان دنوں میں بہت دور آ گئی
یعنی خیام میں شب عاشور آگئی

43
کہتے تھے ناصروں سے شہنشاہ نیک نام
بیشک بقائے زیست ہے اہلِ صفا کا کام
میرے لہو سے ہے فقط ان کوفیوں کو کام
دے زندگی کو جا کے یہاں سے ہر اک دوام
ناصر ملے ہیں ایسے نہ بابا نہ بھائی کو
پروانۂ بہشت ہے ایک اک فدائی کو

44
سن کر سخن یہ شاہ کا انصار نے کہا
آقا بغیر آپ کے جینے میں کیا مزہ
قدموں سے آپ کے کوئی بہتر نہیں ہے جا

www.emarsiya.com
بے مایہ ہے رفاقتِ عالی میں یہ جفا
فرمائے کہ آپ کو گر چھوڑ جائیں گے
چہرہ رسول پاک کو کیونکر دکھائیں گے
45
جب چرخ پر عیاں ہوئی عاشور کی سحر
کی شاہِ دیں نے دشتِ بلا خیز پر نظر
ساحل پہ موج آ کے پٹختی تھی اپنا سر
اکبر کو دی صدا کہ اٹھو اے مرے پسر
آواز میں رسول کی حق کا بیان دو
نانا کے خاص لہجے میں جا کر اذان دو
46
سن کر صدائے احمد مرسل وفا چلی
پڑھنے نماز دشت میں فوج خدا چلی
اُس سمت سے حسین کی جانب جفا چلی
اِس سمت سے جماعتِ حق آشنا چلی
صحرا میں جا نماز پہ شبیر آگئے
سجدے میں اہل دیں کے لئے تیر آ گئے
47
سورج کے ساتھ ساتھ ہوا معرکہ بھی گرم
تھی تین دن کی پیاس میں فوج خدا بھی گرم
گھوڑوں کی ٹاپ سے ہوا ارض بلا بھی گرم
طفلان شاہ میں ہوا جوش وغا بھی گرم
راہ خدا میں پہلے تو انصار کام آئے
پھر کارزار میں بنی ہاشم کے نام آئے
48
راہ خدا میں جبکہ جواہر لٹا چکے
ارض تپاں پہ گلشن ایماں کھلا چکے
عباس و قاسم و علی اکبر بھی جا چکے
اصغر بھی جبکہ رن کی زمیں کو ہلا چکے
تب رن میں فخرِ فاتحِ بدرو حنین آئے
لہکی ہوئی فضا میں شہِ مشرقین آئے
49
سورج کی شعلگی سے ٹھہرتی نہ تھی نظر
حدت سے خاک ہوتے تھے سب کاہ اور شجر
خنکی کی دور دور بھی ملتی نہ تھی خبر
پھیلا ہوا تھا جیسے کہ لاوا زمین پر
شعلہ ہوا کے جھونکے تھے برگ و گیاہ کو
تھا رقص ریگزار پہ پائے نگاہ کو
50
حدت سے ریگ گرم تھی سیماب کی طرح
اڑتی تھی دھول دشت میں گرداب کی طرح
ذرے بھی سرخ تھے دُرِ نایاب کی طرح
تھا نفس نفس ماہیِ بے آب کی طرح
وہ حبس تھا کہ سانس بھی لینا محال تھا

www.emarsiya.com
پشت فرس پہ ایسے میں زہرا کا لال تھا
51
اصغر کا خون رخ پہ عبا بھی لہو سے لال
فرقت سے قاسم و علی اکبر کی دل نڈھال
سینے پہ داغِ حضرت عباسِ خوش خصال
امت کا پھر بھی فخر نبوت کو تھا خیال
فرمایا اب بھی باز رہو میرے خون سے
دوزخ نہ بدلو عالمِ شر کے جنون سے
52
فرمایا کون مُہرِ نبوت کا ہے نگیں
چومی ہے کس کی صاحب لولاک نے جبیں
سینا ہے کس کا آیۃِ خلاق کا امیں
دنیا میں کس کا جد ہوا قوسین کا مکیں
دوش نبی کا کون یہاں پر سوار ہے
جنت پہ کون ہے کہ جسے اختیار ہے
53
اسکا خلف ہوں جس کا لقب شیر کردگار
جس کے لئے خدا نے اتاری تھی ذوالفقار
جس کی ہر ایک ضرب ہے قہرِ خدا کی مار
مرحب سا پیلتن بھی نہ سہ پایا جس کا وار
مجھ سے جدال کرنے سے پہلے یہ جان لو
رن چھوڑ دو حیات کی اپنے امان لو
54
میری نظر میں ہیچ ہیں سارے سلاحِ جنگ
کیا گرز و نیزہ و سپر و سیف کیا خدنگ
سرعت سے تیغِ تیز کی حیران ہو پلنگ
نعرے سے زیر آب دہل جائیں گے نہنگ
اس تشنگی میں بھی اگر آئے مصاف میں
دھنس کر سبھی کے سر اتر آئیں گے ناف میں
55
نکلا اُدھر سے سن کے سخن ایک بد گماں
آہن میں سر سے پائوں تلک تھی قفس میں جاں
فیل شریر و مست کا آنکھوں کو تھا گماں
دیدے چڑھے تھے دوش پہ ارجُن کی تھی کماں
مرحب تھا چال ڈھال میں ہیبت میں گیو تھا
پشت فرس پہ گویا فسانوں کا دیو تھا
56
آہستہ سوئے شاہ وہ بڑھتا تھا جیسے ناگ
جو تھے رسد پہ کہتے تھے پھوٹا ہے اسکا بھاگ
لپکی اِدھر امام کے ہاتھوں پہ ایک آگ
گھبرا کے چیخے پشت پہ سب بھاگ بھاگ بھاگ
وہ بد حواس زینِ فرس سے پھسل گیا
کانپا جگر تو جسم سے واں دم نکل گیا
57

www.emarsiya.com

چمکی اِدھر حسین کے ہاتھوں میں ذوالفقار
بڑھ بڑھ کے کر رہی تھی وہ خیرہ سروں پہ وار
تھے جسم بد حواس تو جانیں تھیں بے دیار
کرتی تھی خود شق تو زرہ ہوتی تھی فگار
لہرا کے گو قضا کی ادُھر موج جاتی تھی
جانیں بچا بچا کے جدھر فوج جاتی تھی
58
ہاتھوں میں تھی کمان پہ چلے کٹے ہوئے
آہن کے خول میں تھے کلیجے پھٹے ہوئے
تھے میمنا سے سارے ستمگر ہٹے ہوئے
خوش قامتوں کے قد تھے برابر گھٹے ہوئے
بھگدڑ تھی فوج میں کہ قیامت کا صور تھا
پامال رن میں فوج لعیں کا غرور تھا
59
جس سمت مڑ گئی پلٹ آتی تھی صف کی صف
تھے نابکار بُرش شمشیر کا ہدف
بھاگڑ میں آ رہا تھا لعینوں کے منہ سے کف
چہرہ چھپائے بھاگتے پھرتے تھے نا خلف
دم پھولتا تھا فوجِ جفا کا مصاف میں
لرزہ دھمک سے آنے لگا کوہ قاف میں
60
وہ مثل برگ جسم سے سر کاٹتی چلی
دوزخ کی آگ جیسے قضا بانٹتی چلی
لاشوں سے کربلا کی زمیں پاٹتی چلی
شہ رگ کا مست ہو کے لہو چاٹتی چلی
برقِ تپاں میں تیغِ شرر بار ڈھل گئی
مانند اژدھا وہ صفوں کو نگل گئی
61
جاں لے اُڑی وہ جسم گرفتار رہ گئے
ہاتھوں سے چلے اُڑ گئے سوفار رہ گئے
راکب زمیں پہ گر پڑے رہوار رہ گئے
دستوں کے دستے بھاگے علمدار رہ گئے
فوجِ جفا شعار اُدھر بد حواس تھی
خنداں اِدھر حسین کے ہوٹوں سے پیاس تھی
62
تھی ذوالفقار سر سے قدم تک لہو لہو
مانندِ برق کوند رہی تھی چہار سو
تھیں الاماں کی رن میں فغاں بھی گلو گلو
یوں کاٹتی تھی زخم نہ ہو پائیں جو رفو
اہل جفا کا برق سے بچنا محال تھا
تھی سیف یا سپاہ میں شب کی ہلال تھا
63
وہ رن پڑا تھے لرزہ بر اندام بحر و بن
مرُدے بھی چونک اُٹھتے تھے اوڑھے ہوئے کفن

www.emarsiya.com

سر پر قضا تھی خوف سے کھُلتا نہ تھا دہن
میداں میں پست ہو گئے نام آوروں کے غن
لوہے کی ڈھال موم تھی شمشیرِ تیز کو
مہلت کہاں نصیب تھی پائے گریز کو
64
اٹھی سیاہ بختوں کی جانب چمک گئی
بکتر سے ہوکے سینے میں اتری لچک گئی
جوہر سے لڑ کے چشم زدن میں کھنک گئی
در آئی نیزے والوں میں جس دم کڑک گئی
صر صر کی آ رہی تھیں صدائیں حسام سے
آنکھوں کے لے رہی تھی اشارے امام سے
65
کڑکی اِدھر سروں پہ، تو اسُ دم اُدھر گئی
ڈوبی کہیں، تو جا کے کہیں پر ابھر گئی
لائی قضا کی فصل وہ بجلی جدھر گئی
غل تھا کہ تھی ابھی تو اِدھر اب کدھر گئی
سینا سپر میں خود میں سر توڑتی چلی
اپنی ہی رو میں لشکرِ شر موڑتی چلی
66
گرداب میں پھنسے تھے سیہ رو بجا کے دف
یاد آ رہی تھی معرکہ آرائیِ سلف
منہ پھیر کر پکار رہے تھے سوئے نجف
کہتے تھے کٹ رہی ہے یہاں پر صفوں کی صف
بحر خدا حسین سے کہئے کہ سانس لیں
اے شیر کردگار ذرا ہم حواس لیں
67
تھا کارزارِ حضرتِ شبیر بے بدل
اڑتے تھے سر کے سر تو کچلتے تھے دل کے دل
تلوار چھوڑ چھوڑ کے بھاگے تھے سارے یل
دو لخت تھیں کمانیں اُڑے تھے سنا کے پھل
گویا کہ ذوالفقار نہیں تھی لگام میں
قہر خدا سمیٹ لیا تھا حسام میں
68
اٹھی، گری، مچل گئی، اک دم ٹھہر گئی
چشم عدو میں چھونک کے دم میں شرر گئی
سر پر گری تو سینے کے اندر اتر گئی
منہ پر پڑی تو خون سے آنکھوں کو بھر گئی
سر تھے کہ کاہ اُڑتے تھے میداں میں کشت کے
ٹکڑے تھے ہاتھ پائوں سبھی اہل زشت کے
69
سمٹی کبھی اک آن کبھی تیغ بڑھ گئی
زیں سے زمیں تک آئی کبھی رخ پہ چڑھ گئی
اعدا کے جسم نحس پہ زخموں کو گڑھ گئی
ہیبت ہر ایک چشم بہادر پہ مڑھ گئی

www.emarsiya.com

سیل عدو میں تیر گئی جھومتی ہوئی
آئی فلک سے مثلِ قضا گھومتی ہوئی
70
اٹھنے لگی صدا پہ صدا الامان کی
تھی ہر شقی کو فکر فقط اپنی جان کی
طائر کو روح کے نہ خبر تھی مکان کی
ہوتی تھی تار تار قبا آن بان کی
غل تھا کہ راہِ نارِ جہنم کشادہ ہے
بھاگو کہ راہوار کا اس سمت ارادہ ہے
71
مرکب تھا جیسے رن کی فضا میں پلا ہوا
ہر ہر قدم تھا جنگ میں اسکا سدھا ہوا
سرعت سے تھا ہوائوں کا چہرہ اڑا ہوا
تھا فنِ حرب و ضرب سے توسن سجا ہوا
نیزوں کے بند الٹتا تھا ٹھوکر کی چوٹ سے
پیدل نظارہ کرتے تھے ڈھالوں کی اوٹ سے
72
دوشِ ہوا پہ تیرتا پھرتا تھا وہ فرس
جم جاتا تھا کہیں تو نہ ہوتا تھا ٹس سے مس
رفتار میں تھی برق سے اسکو سوا ہوس
کشتے لگا رہا تھا چپ و راس پیش و پس
مانند ذوالفقار اشارے کی دیر تھی
جنبش اِدھر سُموں کو اُدھر فوج ڈھیر تھی
73
ہوتی تھی جست و خیز پہ اسکی پری نہال
رف رف کی طرح تیز و سبک اس کی چال ڈھال
گرمی میں آفتاب کرن سوز تھے عیال
دم بھر میں کر گیا تھا سواروں کو وہ نڈھال
چھوڑے ہوئے تھے ہاتھوں سے شہ بھی لگام کو
توسن جو دے رہا تھا سہارا تھا امام کو
74
مہمیز ہو گیا کبھی، رن میں پھِرا، رکا
لی جست ایک دم، تو ہوا میں کبھی اُڑا
صف پر کبھی الف ہوا، نرغے میں وہ جھکا
پیچھے ہٹا کبھی، کبھی کاوا لیا، بڑھا
چمکا اِدھر تو لشکر اعدا دہل گیا
پل میں پھرا جو رخش کلیجہ نکل گیا
75
مہلت نہ تھی کہ پونچھتا رخ سے کوئی عرق
چادر لہو کی پھیلی ہوئی تھی افق افق
تھا خوف سے لعینوں کے چہرے کا رنگ فق
جنگاہ میں تھا ہر دلِ موزی کو اک قلق
بڑھ بڑھ کے شامیوں کو قضا کھائے جاتی تھی
دوزخ ہر اک نگاہ کو دکھلائے جاتی تھی

www.emarsiya.com

76
گونجی فلک پہ ایک صدا، اے حسین بس
کی تشنگی میں خوب وغا، اے حسین بس
جل تھل ہے خوں سے ارضِ بلا، اے حسین بس
کر وعدہءِ قدیم وفا، اے حسین بس
میں منتظر ہوں دیر سے میرے حسین آ
میری بہشت میں دل زہرا کے چین آ
77
سن کر صدا جو روکی شہ دین نے حسام
بولی تڑپ کے تشنہ دہن ہوں ابھی امام
بس کچھ گھڑی کو دیجے اجازت کروں قیام
دو چار ضرب کی ہی بچی ہے سپاہ شام
آقا ہے آپ کو علی اکبر کا واسطہ
شش ماہے بے زباں علی اصغر کا واسطہ
78
فرمایا شہ نے معرکہء کربلا ہے اور
تاریخ میں یہ مرحلہ نینوا ہے اور
باب وغا میں خالقِ حق کی رضا ہے اور
یعنی خدا کی راہ میں کارِ وفا ہے اور
معبود کی رضا کے وفادار ہو رہیں
معراج یہ ہے اس کے گرفتار ہو رہیں
79
شاہِ فلک پناہ کی خاطر سبک تھی پیاس
کرب وبلا کی دھوپ شب و روز کا ہراس
زخمی تمام جسم لہو رنگ سب لباس
حسرت کا شائبہ تھا نہ حامی تھا کوئی یاس
قدرت وہ تھی کہ قبضے میں دونوں جہان تھے
تعمیلِ حکم کے لئے سات آسمان تھے
80
اے مجرئی حسین کی تنہائی اور تھی
زخموں کی جسم و روح پہ گہرائی اور تھی
اس درد کے قیام کی گیرائی اور تھی
چشمِ امامِ قدس کی بینائی اور تھی
تھا نقصِ مال و آل و نفس دین کے لئے
حجت تمام ہوتی تھی مسکین کے لئے
81
تشریح کر چکا ہوں حسینی پیام کی
تحریر ہو چکی ہےتڑپ بھی حسام کی
لکھ دی وغا حسین علیہ السلام کی
کیسے لکھوں عفیف شہادت امام کی
دل کو نہ حوصلہ نہ قلم کو قرار ہے
شدت وہ ہے غموں کی کہ سینا فگار ہے
82
شمشیر رکھ کے صاحب کون و مکاں جھکے

www.emarsiya.com
سجدے میں شاہ زادہء حور و جناں جھکے
شکرِ خدا میں کھینچ کے آہ تپاں جھکے
جلتی ہوئی زمین پہ سات آسماں جھکے
نوحہ کیا زمیں نے فلک خوں چکاں ہوا
تاریخ میں ستم کبھی ایسا کہاں ہوا
83
ہر سمت اٹھ رہی تھی صدا یا علی مدد
ہے خاک و خوں میں نورِ خدا یا علی مدد
بیکس پہ ہو رہی ہے جفا یا علی مدد
ہوتا ہے آج وعدہ وفا یا علی مدد
سجدے میں خاکِ دشتِ بلا پر حسین ہے
گریا ہے آسماں کو فضائوں میں بین ہے
84
یوں حق کی بارگاہ میں حاضر ہوئے حضور
دل غم سے جسمِ ناز تھا زخموں سے چور چور
آنکھوں میں دم لبوں سے تھی جاری دعائے نور
تکمیلِ کارِ حق کے لئے قلب ناصبور
بازو پہ ہاتھ تھا شہِ بدر و حنین کا
آغوش فاطمہ کی تھی سر تھا حسین کا
85
آئی صدا یہ دشتِ بلا میں ہوا ستم
سورج سیاہ ہو گیا گزرا شدید غم
مقتل کو دیکھا بنتِ علی نے بہ چشم نم
سینے کو توڑنے لگا بھائی کا یہ الم
چوما تھا جس گلے کو رسالت مآب نے
کاٹا تھا اسکو ظلم کے خنجر کی آب نے
86
رو کر پکاریں زینبِ دل گیر السلام
خوابِ خلیلِ پاک کی تعبیر السلام
ماجائے میرے اے مرے شبیر السلام
اے تشنہ لب نشانہء بے پیر السلام
رخصت زمیں سے عرش کو نورِ خدا ہوا
لرزہ ہوا فلک کو سرو تن جدا ہوا
87
جلتی زمین کرتی رہی بین یا حسین
فریاد کر رہے تھے یہ قرنین یا حسین
بولی فرات ہو کے یہ بیچین یا حسین
آئی ندا فلک سے مرے زین یا حسین
تیرے ہی دم سے روح عمل پر شباب ہے
ہر ظلم کے خلاف ترا انقلاب ہے
88
جاری ہے کربلا کہو لبیک یا حسین
زینب کی ہے دعا کہو لبیک یا حسین
ہو ظلم جب سوا کہو لبیک یا حسین

www.emarsiya.com

جب وقت ہو کڑا کہو لبیک یا حسین
اٹھو جہاں کو اٹھ کے حسینی مزاج دو
آقا کو اپنے خون جگر سے خراج دو

تمام شد

1. سید اظہر حسین (پر داد، مرثیہ گو اور مرثیہ خواں)
2. سید اجتبی حسین رضوی (دادا، ذاکر/شاعر اہل بیت/صاحب شعلۂ ندا)
3. سید شبیر حسن رضوی (نانا، شاعر اہل بیت)
4. سید مہدی رضوی (چھوٹے دادا، ذاکر / شاعر اہل بیت)
5. سید مرتضیٰ اظہر رضوی (والد، مرثیہ گو/ مرثیہ خواں/ ذاکر اہل بیت/ صاحب نوائے سکوت)

Last modified: 18:47